بیع الغرر

جسٹس ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

غرر کی تعریف

قال الامام السرخسی الحنفی :الغرر مایکون مستور العاقبہ (۱)

ترجمہ: امام سرخسی حنفیؒ نے فرمایا غرر وہ ہے جس کا انجام پوشیدہ ہو۔

قال القرافی المالکی: الغرر ھوالذی لایدری ھل یحصل ام لا (۲)

ترجمہ: امام قرافی مالکیؒ فرماتے ہیں غرر وہ ہے جس کا ملنا یا نہ ملنا معلوم نہ ہو۔

قال الشیرازی الشافعی: الغرر: ماانطوی عنہ امرہ وخفی علیہ عاقبہ (۳)

ترجمہ: شیرازی شافعیؒ فرماتے ہیں غرر سے مراد وہ ہے جس کا معاملہ الجھا ہوا اور جس کا انجام پوشیدہ ہو۔

قال ابن تیمیہ: الغرر: ھومجھول العاقبہ (۴)

ترجمہ: امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا غرر وہ ہے، جس کا انجام نامعلوم ہو۔

قال ابن القیم: ھو مالایقدر علی تسلیمہ

ترجمہ: ابن قیم جوزیہؒ کی رائے میں غرر وہ ہے، جس کی سپردگی ناممکن ہو۔

قال ابن حزم الغرر مالایدری المشتری مااشتری او البائع ماباع (۵)

ترجمہ: ابن حزمؒ نے فرمایا غرر وہ ہے ، جس کے خریدار کو نہ معلوم ہو کہ اس نے کیا خریدا اور جس کے فروخت کنندہ کو نہ معلوم ہو کہ اس نے کیا فروخت کیا۔

ان سب تعاریف میں ایک بات مشترک ہے کہ بیع میں غرر ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہاں ایسا خطرہ موجود ہو کہ شاید ہو یا شاید نہ ہو۔ان سب تعریفوں میں سے راجح اور بہتر تعریف علامہ سرخسی کی ہے۔اور اس بات پر فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ بیع الغرر درست نہیں ہے۔ایسی بیوع جو غرر کی وجہ سے غیر صحیح ہو جاتی ہیں ان کی مثالیں بے شمار ہیں ۔ ہر وہ بیع جو مجھول الذات یا مقدار ہو، ناجائز ہے

☆اعتنِ بنظافۃ ثوبک وحسن رائحتک وترتیب مظھرک مع السواک والطیب۔ ☆

۔مثلا:۔

(الف) بیع المضامین

(ب) بیع الملامسہ

(ج) بیع المنابذۃ

(د) بیع الحصاۃ یعنی بیع کی قیمت وصول کرکے کسی چیز پر پتھر یا تیر پھینکنا جس کو بھی لگے وہ تمہارا ہے۔

(ہ) بیع ضربۃ الغائص اوضربۃ الغواص غوطہ زن کی بیع کہ اس کے ایک غوطہ یا چند غوطوں میں جو ہاتھ لگے وہ فروخت کرے گا۔

(و) بیع مذابنہ یعنی پھل کو درختوں پر فروخت کرنا۔

(ر) بیع المحاقلہ یعنی گندم کو خوشوں میں فروخت کر دینا۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة(۶)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر پھل یا خوشوں میں گندم کی فروخت سے منع فرمایا۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمر ورخص فی العرایا(۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو پھل سے فروخت سے منع فرمایا، البتہ عرایا کی آپ نے اجازت فرمائی۔

عن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لاتشتروا السمک فی الماء فانه غرر.(۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی میں مچھلی کو مت خریدو کیونکہ یہ دھوکہ ہے۔

بیع النجس والمتنجس

مال غیر متقوم کی بیع مثلا خمر، خنزیر، خون، کتے، جسم فروشی اور حلوان الکاھن وغیرہ حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کا معاوضہ اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن(۹)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کی قیمت ، فاحشہ عورت کا معاوضہ اور کاہن کی شیرینی لینے سے منع فرمادیا۔

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام (۱۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے خمر (شراب) مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع (خرید وفروخت) کو حرام فرمادیا ہے۔

بیع العربان:

بیع میں ایسی پیشگی ادائیگی (بیعانہ) جو مدت گزرنے کے بعد بائع کی ملکیت بن جائے ناجائز ہے۔ مدت خیار شرعاً جائز ہے لہذا مزید تاوان غرر محض ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع العربان (۱۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا۔

بیع الماء

<u>پانی انسانی حیات کے لئے بنیادی ضرورت ہے لہذا اسلام نے اس کی فروخت کو ناجائز قرار دیا ہے۔</u>

عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلاث: الماء والکلاء والنار. (۱۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان تین چیزوں یعنی پانی، جنگلی گھاس اور آگ میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرت عثمانؓ نے یہود سے بیئر رومہ خرید کر پانی کی فروخت کا خاتمہ فرمادیا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

من یشتری بئر رومہ فیوسع بھا علی المسلمین ولہ الجنة (۱۳)

ترجمہ: جو شخص بیئر رومہ کو خریدے اور اسے مسلمانوں پر عام کردے اس کے لئے جنت ہے۔

بے جا صرف مال اور عیش کوشی (تبذیر واسراف):

ولاتبذرتبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیطن (۱۴)

ترجمہ: اور مال کوفضولیات میں نہ اڑا بیشک فضولیات میں اڑا دینے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں۔

کلوا واشربوا ولاتسرفوا انه لایحب المسرفین (سورۃ اعراف:۳۲)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو لیکن اسراف سے کام نہ لو بیشک وہ (اللہ) مسرفوں کو پسند نہیں کرتا۔

بچت اور بڑھوتری:

والذین اذا انفقوالم یسرفو اولم یقتروا وکان بین ذلک قواما (سورۃ الفرقان)

ترجمہ: (اللہ کے بندے وہ ہیں) جوخرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال کی روش اختیار کرتے ہیں۔

کلوا واشربوا وتصدقوامن غیراسراف ولامخیلة (۱۵)

ترجمہ: کھاؤ پیواور صدقہ کرومگر اس میں اسراف یا گھمنڈ نہ ہو۔

ایاک والتنعم فان عبادالله لیسوا بالمتنعمین (۱۶)

ترجمہ: خبردار عیش کوشی سے اجتناب کروکیونکہ اللہ کے بندے عیش کوش نہیں ہوتے۔

گردش دولت کی ناہمواری:

ولایحسبن الذین یبخلون بمآاتهم الله من فضله هوخیرلهم بل هوشرلهم (آل عمران:۱۸۰)

ترجمہ: اور جولوگ اس مال میں بخل کرتے ہیں جواللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں اچھا ہے،نہیں بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔

والذین یکنزون الذهب والفضة ولاینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم (توبہ:۳۴)

ترجمہ: اور جولوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو عذاب الٰہی کی خبر دے دو۔

☆اشکر ربک علی نعمة الدین والعقل والعافیة والستر والسمع والبصر والرزق والذریة وغیرها. ☆

لذات دنیا میں انہماک کی مذمت:

اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد (الحدید:۲۰)

ترجمہ: جان لو کہ دنیا (پرستی) کی زندگی لہو ولعب، زینت وآرائش باہمی مفاخرت اور مال ودولت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کا نام ہے۔

عیش کوشی کی ممانعت میں قانون کا دخل اور بچت کی ترغیب:

ان اللہ لیرعی بالسلطان مالایرعی بالقرآن (۱۷)

ترجمہ: اللہ سلطان کے ذریعہ ان امور کی نگرانی کرلیتا ہے جن کی نگرانی قرآن کے ذریعہ نہیں کرتا۔

مایزع الامام الکثر ممایزع بالقرآن (۱۸)

ترجمہ: جتنا کچھ امام (بزور قانون) درست رکھتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو قرآن (ترغیب کے ذریعہ) درست رکھتا ہے۔

قدرتی عوامل کے تحت اشیاء کی گرانی:

اصاب الناس سنۃ فقالوا یارسول اللہ سعرلنا قال لایسئلنی اللہ عن سنۃ احدثتھاعلیکم لم یامرنی بھاولکن سلوااللہ من فضلک (۱۹)

ترجمہ: لوگ قحط کے شکار ہوئے تو انہوں نے کہا اے رسول خدا! ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں اللہ مجھ سے ایسے طریقہ کے بارے میں جواب طلب کرے گا جس کا اس نے مجھے حکم نہ دیا ہو اور میں اسے اپنی طرف سے اختراع کرلوں۔ بلکہ تم اللہ سے اس کے فضل کے لئے دعا کرو۔

عن انس قال قال الناس یارسول اللہ غلاالسعر فسعرلنافقال.رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھوالمسعر القابض الباسط الرزاق وانی لارجوان القی اللہ ولیس احدمنکم یطالبنی بمظلمۃ فی دم ولامال (۲۰)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! نرخ گراں ہوگئے

☆الا تعلم ان فی الناس من فقد عقلہ اوصحتہ اوھو محبوس او مشلول اومبتلی.☆

ہیں لہذا آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا (اشیاء کی پیداوار میں) تنگی پیدا کرنے والا، فراخی پیدا کرنے والا اور رزق عطا کرنے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کے حضور اس حال میں حاضر ہوں کہ تم میں سے کوئی مجھ سے کسی ظلم کا بدلہ طلب کرنے والا نہ ہو جو جان یا مال کے سلسلہ میں کیا گیا ہو۔

احتکار کے سد باب کے لئے اسلام کا طریقہ کار:

من احتکر یرید ان یتغالی بھا علی المسلمین فھو خاطئی و قد برئت منه ذمة الله (۲۱)

ترجمہ: جو مسلمانوں کے لئے نرخ گراں کرنے کی غرض سے ذخیرہ اندوزی کرے وہ غلط کار ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔

فقال معقل بن یسار سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من دخل فی شئی من اسعار المسلمین لیغلیه علیهم کان حقه علی الله تبارک وتعالی ان یقذفه فی معظم النار یوم القیامه (۲۲)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص مسلمانوں کے بازار کے نرخ میں اس لئے دخل دے کہ اسے گراں کردے تو اللہ تعالی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اسے دوزخ کے زیادہ تکلیف دہ حصہ میں ڈال دے۔

اسلام تبخیسِ اشیاء کو فساد سے تعبیر کرتا ہے:

ولا تبخسوا الناس اشیآءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (ھود ۸۵)

ترجمہ: اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

من ضار ضار الله به ومن شاق شاق الله علیه (۲۳)

ترجمہ: جو کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے گا اس کو اللہ نقصان پہنچائے گا اور جو کسی کو تکلیف دے گا اللہ اس کو تکلیف میں مبتلا کرے گا۔

عن عقبة بن عامر الجهنی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المسلم اخو المسلم ولا یحل لمسلم ان باع من اخیه بیعاً فیه عیب ان بینه له (۲۴)

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سنا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس نے اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ایسی چیز فروخت کی ہو جس میں کوئی نقص ہو اور وہ اس کو اس نقص سے آگاہ نہ کردے۔

مزدور کے دکھ کا علاج صرف اسلام کے پاس ہے:

اخوانکم خولکم جعل اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ ممایلبس و لاتکفوھم ممایغلبھم فان کلفتموھم فاعینھم (۲۵)

تمہارے بھائی بندہی تو تمہارے (ماتحت) خادم ہیں جنہیں اللہ تعالی نے تمہارا ماتحت بنادیا ہے پھر جس کا بھائی کسی کے ماتحت ہو اسے چاہئے کہ جو خود کھاتا ہو وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنتا ہو وہی اسے پہنائے اور ان پر اتنا کام نہ لادو کہ جو انہیں مغلوب کردے اور اگر ان پر بار ڈالنا ہی پڑ جائے تو ان کے شریک حال بن کر ان کا تعاون کرو۔

غرر تمام معاملات میں ناپسندیدہ ہے:

غش وغرر سود وقمار اور دیگر ایسی ہی صورتوں سے سرمایہ جمع کرنا بھی اسلام کی نظر میں حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے **نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر**

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

علامہ الکاسانی غرر کی تعریف کرتے ہیں: **وقال الکاسانی: الغرر ھو الخطر الذی استوی فیہ طرف الوجود والعدم بمنزلۃ الشک (۲)**

ترجمہ: علامہ کاسانی فرماتے ہیں غرر اس خطرے کا نام ہے جس میں وجود اور عدم کا شک مساوی حیثیت میں پائے جائیں۔

ابن عابدین نے غرر کی تعریف میں لکھا ہے:

الغرر ھو الشک فی وجود المبیع (۲۷) ترجمہ: غرر فروخت شدہ چیز کے وجود میں شک کا نام ہے۔

علامہ سرخسی فرماتے ہیں:۔ **الغرر مایکون مستوز العاقبۃ (۲۸)**

ترجمہ: غرر سے مراد وہ حالت ہے جس میں انجام کا پتہ نہ ملے۔

الدسوقی فرماتے ہیں: **الغرر التردد بین امرین احدھما علی الغرر والثانی علی خلالہ (۲۹)**

ترجمہ:غرراس تردد کو کہتے ہیں جس میں غرر کے ہونے یا نہ ہونے کا احتمال ہونے کی وجہ سے آدمی متردد ہو۔

ابن اثیر فرماتے ہیں:۔ وقدارتضیت لنفسی تعریف ابن الاثیر :الغرر ھو ما کان لہ ظاھر یعرفھا المشتری وباطن مجھول .(۳۰)

ترجمہ: مجھے ابن اثیر کی تعریف پسند آئی ہے: یعنی غرر وہ ہے جس میں مشتری ظاہر کو تو جانتا ہو مگر باطن میں دھوکہ سے بے خبر ہو۔

محنت کی عظمت:

وسائل پیداوار(Means of production) میں محنت (labour) کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔دنیا جانتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو محنت کی عظمت سے آشنا کیا آپ نے فرمایا''الکاسب حبیب اللہ،،ترجمہ: کمائی کرنے والا اللہ کا پیارا ہے۔

ایک صحابی کا واقعہ:

ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کچھ سوال کیا،آپ نے فرمایا کیا تمہارے گھر میں کچھ ہے؟اس نے کہا جی ہاں ایک پیالہ ہے ایک چادر ہے جس کا کچھ حصہ ہم پہنتے ہیں اور کچھ بچھاتے ہیں ،حضور اکرم ﷺ نے یہ چیزیں منگوا کر اعلان کیا،کون ہے جو ان دونوں چیزوں کو خریدتا ہے؟ایک صاحب بولے،میں ایک درہم میں ان چیزوں کو خریدتا ہوں،آپ نے پھر فرمایا کہ ایک درہم سے زائد کون دیتا ہے،ایک صحابی نے کہا میں دو میں خریدنے کو تیار ہوں۔آپ نے اس کو یہ دونوں چیزیں دے کر دو درہم اس شخص کو دے دیئے اور فرمایا ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر والوں کو دیدو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس آجاؤ۔جب کلہاڑی لیکر آئے تب آپ نے دست اقدس سے ایک لکڑی کا دستہ تیار کیا اور اس میں لگا دیا،پھر فرمایا جاؤ اس سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرو اور پندرہ دن کے بعد پھر میرے پاس آنا۔جب پندرہ دن کے بعد وہ صحابی آئے تو دس درہم ان کے پاس تھے،جن سے انہوں نے گھر کی چیزیں خرید لیں۔آپ نے فرمایا''یہ تمہارے لئے بھیک مانگنے سے بہتر ہے،،۔(۳۱)

افسوس!جس امت کے نبی ﷺ خلفاء اور پیشواؤں نے اپنی تمام زندگیاں عمل پیہم اور جہد مسلسل کی

نذر کردی تھیں آج وہ امت عملی میدان میں تمام اقوام کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ہمارے مزدور،کاشتکار،صنعتکار،سائنس دان،اطباء جب کسی ایسے ملک میں جاتے ہیں جہاں دوسری اقوام کے ساتھ کارگردگی میں مقابلہ ہوتو وہ پیچھے رہ جاتے ہیں،اس طرح دنیا کا تاثران کے بارے میں تو خراب ہوگا ہی،اسلام کے بارے میں بھی اچھا نہیں رہتا کوشش کرنا حکم اور فرمان خداوندی ہے۔

وان لیس للانسان الاماسعی...... النجم :۳۹

ترجمہ:اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اس ایمان وایقان کے بعد انسان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا"دارالعمل،،ہے اس کارگہہ حیات میں،جدوجہد،اورکوشش اسلام کی اہم تعلیم ہے۔انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی فکری وعملی خدادادصلاحیتیوں کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے۔پھرنتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دے کہ انجام کا مالک وہی ہے۔

کسب حلال کا حکم:

اسلام نے کسب پر کچھ پابندیاں عائد کی ہیں تا کہ انسان کا کسب جانوروں کے کسب سے مختلف وممتاز ہوجائے۔رزق کو حاصل کرتے وقت وہ صورتحال پیدا نہ ہو جو جانوروں میں رونما ہوتی ہے کہ طاقتور کمزور کو دھکا دیکر ہٹا دیتا ہے اور اس کے حصہ پر قابض ہو جاتا ہے۔فرمان الٰہی ہے۔

وکلوامما رزقکم الله حللاطیباواتقوالله الذی انتم به مؤمنون (المائدہ:۸۸)

ترجمہ:اور کھاؤان چیزوں میں سے جو اللہ نے تم کو بخشی ہیں حلال اور پاکیزہ اور بچے رہو اس خدا کی ناراضگی سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔

نیز فرمایا:۔

کسی بھی مسئلہ کی اہمیت اس کی مقصدیت سے واضح ہوتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نظام معیشت دنیا کو عطا فرمایا ہے وہ اپنے مقصد کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔

نظام معیشت کے مقاصد:

اسلامی نظام معیشت کے مقاصد (objectives) کو سامنے رکھے بغیر نہ تو یہ نظام آپ کی سمجھ میں آسکتا ہے،اور نہ ہی اس نظام کی عملی تشکیل ممکن ہے۔جب آپ کسی مکان کی تعمیر کرتے ہیں

توتعمیر سے پہلے اپنے ذہن میں اس مقصد کو رکھتے ہیں جس کے لئے اس مکان کی تعمیر ہورہی ہے۔اگر آپ اس میں قدرتی ہوا سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو تعمیر کی ایک نوعیت ہوتی ہے۔اور اگر آپ اس میں اے سی لگانا چاہتے ہیں تو تعمیر کی نوعیت دوسری ہوتی ہے۔اگر آفس رکھنا مقصود ہے تو اس طریقہ پر بناتے ہیں۔اور اگر دکان کھولنی ہوتی ہے تو اس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیر کرتے ہیں!اب اگر کوئی شخص دکان کی بنیادوں اور دیواروں وغیرہ کو دیکھ کر کہے کہ جناب یہ گھر تو بے کار ہے،اس میں رہائشی سہولتیں موجود نہیں ہیں۔تو آپ یہی کہیں گے کہ ہم نے اس کو رہائش کے لئے بنایا ہی نہیں ہے تو اس میں رہائشی سہولتوں کی تلاش بے سود ہے (علی ہذا القیاس)اب اسلامی نظام معیشت سے وہ توقعات وابستہ کرنا جن کے لئے یہ وضع ہی نہیں ہوا، آیا آپ ان مقاصد سے متفق ہیں یا نہیں پھر اس نظام کو نافذ کر کے دیکھیں کہ آیا اس سے وہ مقاصد پورے ہوتے ہیں یا نہیں جن کے لئے یہ وضع کیا گیا ہے۔اسلامی نظام معیشت کے بڑے مقاصد یہ ہیں:

(الف)فطری آزادی:

انسان فطری طور پر آزاد پیدا ہوا ہے،ایک انسان دوسرے انسان کی غلامی کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے،اللہ تعالی نے یہودیوں پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

اتخذوا احبارهم ورهبانهم ارباباً من دون الله (التوبہ:۳۱)

ترجمہ:انہوں نے اپنے علماء اور صوفیاء کو اللہ کے سوا اپنا رب (آقا) بنالیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے حکام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا،

مذكم استعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرارا (۳۲)تم نے کب سے انسانوں کو غلام بنالیا ہے جب کہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد پیدا کیا......

اگر آپ غور فرمائیں تو اسی فطری شخصی آزادی پر اسلامی عقیدہ سزا وجزاء کا قائم ہے۔فرمان الٰہی ہے ''**كل يعمل على شاكلته**...... ۳۳نیز''**ان ليس للانسان الاماسعى**،،ترجمہ۔انسان کو اس کا بدلہ ملے گا جو اس نے کوشش کی ہے۔اسی قرآنی بنیاد پر اللہ کے یہاں ہر انسان سے الگ الگ اس کے اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔اجتماعی طور پر کسی پوری ملت کا حساب وکتاب نہیں ہوگا اس

انفرادی جواب دہی کے لئے ضرورت ہے کہ انسان کو اپنی شخصیت کا ارتقاء خود اپنی صلاحیتوں کے مطابق کرنیکی آزادی میسر ہو،معاشی آزادی یا معاشی قید انسان کی تمام فکری وعقلی قوتوں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ایک انسان جو معاشی طور پر خود کفیل نہ ہو بلکہ کسی ادارے یا حکومت کا دست نگر ہو نہ تو کوئی آزادانہ رائے رکھ سکتا ہے اور رکھتا بھی ہو تو عمل نہیں کرسکتا ہے۔اسلام نے چند بنیادی پابندیاں ضرور عائد کی ہیں مگر وہ ایسی ہیں جو خود حریت انسانی اور شخصی آزادی کو مہذب کرتی ہیں مقید نہیں کرتی ہیں۔معاشی غلامی کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے خوب فرمایا ہے:۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(جاری ہے)

حواشی

۱۔المبسوط ۱۲ص ۱۹۴

۲۔الفروق ج ۲ص ۲۶۵

۳۔المھذب ج ۱ص ۲۶۲

۴۔الفتاوی لابن تیمیہ ج ۲ص ۲۷۵

۵۔المحلی ج ۸ص ۲۹۲۸

۶۔بخاری ومسلم من حدیث جابر بن عبداللہ وابی سعید الخدری ،نصب الرابہ ج ۴ص ۱۲

۷۔بخاری ومسلم واحمد بحوالہ نصب الرابہ ج ۴ص ۱۳،نیل الاوطار ج ۵ص ۲۰

۸۔رواہ اصحاب الستہ نیل الاوطار ج ۵ص ۱۴۲ نصب الرابہ ج ۴ص ۵۲

۹۔صحیح البخاری: کتاب البیوع ۱۰۲،ابن ماجہ :تجارات :۱۱

۱۰۔حدیث منقطع رواہ احمد والنسائی وابوداؤد ومالک

۱۱۔ابوداؤد: السنن، ج ۲، کتاب البیوع ۶۰ ،احمد بن حنبل جلد ۵ ۳۶۴

۱۲۔مسلم باب شرب ا،ترمذی۔مناقب:۱۸

☆اقنع بصورتك وموهبتك ودخلك واهلك وبيتك تجد الراحة والسعادة.☆

۱۳۔مسند ابوداؤد الطیالیسی ص ۲۵ طبع حیدرآباد احمد بن حنبل جلد۵ ص ۲۷
۱۴۔بخاری، کتاب اللباس، باب اول، حدیث :۱، ابن ماجہ لباس :۲۳
۱۵۔مشکوۃ، باب فضل الفقراء
۱۶۔سراج الملوک للطرطوشی ص ۴۹
۱۷۔احکام القرآن: قرطبی جلد ۶، ص ۳۲۵
۱۸۔طبرانی کبیر بحوالہ کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۶۳۱
۱۹۔ابوداؤد: السنن، ج ۲، کتاب البیوع باب تسعیر
۲۰۔مستدرک حاکم جلد۲ ص ۱۲
۲۱۔مسند ابوداؤد الطیالیسی ص ۲۵
۲۲۔ترمذی: الجامع، ابواب البر والصلہ :۲۷
۲۳۔حاکم: مستدرک، جلد۲، صفحہ ۸
۲۴۔بخاری شریف : کتاب الایمان ۲۲
۲۵۔بدائع الصنائع للکاسانی ۵: ۱۶۳ بحوالہ نظریۃ الغرر فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص ۲/۷
۲۶۔ابن عابدین ۵: ۶۲
۲۷۔المبسوط للسرخسی ۱۲: ۱۹۴ بحوالہ نظریۃ الغرر ص ۲/۷
۲۸۔الدسوقی علی الشرح الکبیر ۳: ۵۵ ایضا ص ۳/۷
۲۹۔ابن الاثیر: البدایۃ والنھایۃ ۱: ۳۳۵ بحوالہ ایضا ص ۷۵
۳۰۔ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۶۰، طبع بیروت
۳۱۔سیوطی جلال الدین: حسن المحاضرہ، جلد۲ صفحہ ۲
۳۲۔بنی اسرائیل :۸۴
۳۳۔النجم :۴۱